تبصرہ

اندلس کی اسلامی میراث

اسلام آباد کے سہ ماہی رسالہ فکر و نظر نے اندلس کی اسلامی میراث کے عنوان سے یہ خصوصی شمارہ نکال کر اردو میں اندلس کی تاریخ پر موجود کتابوں میں ایک اہم اضافہ کیا ہے خوبصورت اور دیدہ زیب سرورق کے ساتھ ۹۰۰ صفحات پر مشتمل ایک ضخیم شمارہ بلاشبہ اس لائق ہے کہ ہر کتب خانہ اور تمام صاحب ذوق قارئین کے پاس موجود ہو۔ لطف یہ ہے کہ قیمت صرف ۱۰۰ روپے رکھی گئی ہے۔ جو پاکستان میں کتابوں کی قیمت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

مسلم اندلس پر اس خصوصی اشاعت کو کئی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسے اندلس میں اسلام کی سرگذشت، تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ، تاریخ، ادب، طب، فلسفہ و کلام تہذیب و ثقافت وغیرہ۔ ہر عنوان کے تحت، مختلف مقالات ہیں۔ جن میں موضوع پر کھل کر بحث کی گئی ہے۔ کچھ ایسے نئے عنوانات بھی دیکھنے میں آئے۔ جن پر اب تک اردو میں مواد نہ ہونے کے برابر تھا۔ مثلاً اندلس میں عربی نثر نگاری، سقوط اندلس پر شعرائے اندلس کی مرثیہ خوانی ـــــ کچھ عنوانات تو مرتبین کی ذاتی اپج اور وسعت خیالات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً سپین۔ اردو کے سفرناموں کے آئینہ میں۔ اندلس اور علامہ اقبال، رسالہ فکر و نظر کی اس کاوش کی داد نہ دینا ظلم کے مترادف ہوگا۔ ایک ایسے موضوع کو جسے خود اسلامی دنیا فراموش کر چکی ہے اتنا کرا تنا مواد جمع کر دینا بجائے خود ایک کارنامہ ہے۔ اتنے بڑے کام میں اگر کہیں بھول چوک ہوتی ہے تو قابل معافی ہے۔

برصغیر میں۔ جو بھی عظیم الشان نمبر نکالنے کا منصوبہ بنائے، وہ کم از کم دو نمونوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ایک تو نیاز فتحپوری کے نگار کے خصوصی شمارے، دوسرے پاکستان میں نقوش کے خصوصی نمبر۔ نیاز فتحپوری نے فرماں روایان اسلام نمبر نکالا۔ یہ ایک

طرح سے ۱۴سو برس کی مسلمانوں کی سیاسی تاریخ ہے۔ اس کی حیثیت دستاویزی اور حوالہ جاتی ہے۔ اسی طرح نقوش کا شخصیات نمبر ہے جس میں کہیں انگلی رکھنے کی گنجائش مشکل سے ملے گی۔ اندلس پر خصوصی شمارہ کی اشاعت کے لئے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی جو اندلس کی مجموعی تاریخ پر نگاہ رکھتی ہو، فکر و نظر نے اپنے شمارہ میں جن مضمون نگاروں کے مضامین دئے ہیں۔ وہ کسی ایک یا دوسرے زاویہ سے اندلس کی تاریخ کو دیکھ رہے ہیں۔ اس میں کلی نقطۂ نظر مفقود ہے۔ اس خصوصی شمارہ پر اتنی لاگت لگائی گئی ہے۔ اس سے کم از کم اتنا تو فائدہ ہونا چاہیئے تھا کہ یہ خصوصی شمارہ ایک تاریخی دستاویز بن جاتا۔ اور بعد میں آنے والوں کے کام آتا۔ بلاشبہ کئی عنوانات چونکا دینے والے ہیں، مثلاً سقوط اندلس پر شعرائے اندلس کی مرثیہ خوانی اور اسپین۔ اردو کے سفرناموں کے آئینہ میں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ سقوط غرناطہ کی کیفیت اور مفصل تاریخ سے یہ خصوصی اشاعت خالی ہے۔ مرتبین کے سامنے اندلس پر نواب ذوالقدر جنگ کی کتاب بھی ہے۔ کیا اس سے غرناطہ کی حوالگی کی تفصیل نہیں دی جا سکتی تھی۔ ۱۴۹۲ء میں غرناطہ کے آخری حکمران ابو عبداللہ نے ملکہ ازابلا اور شاہ فرڈی نینڈ کو شہر غرناطہ کی کنجیاں حوالہ کی تھیں شہر ایک معاہدہ کے تحت حوالہ کیا گیا تھا۔ یہ معاہدہ پورا نقل کیا جانا چاہیئے تھا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے الہلال (حصہ دوم ۱۹۲۷ء) میں ایک طویل مضمون ابو عبداللہ اور اسکی باقیات پر دیا ہے۔ یقینی طور پر اس کی شمولیت سے اس خصوصی اشاعت کی اہمیت میں اضافہ ہوتا۔

اسپین اور پرتگال پہلے دو ملک نہیں تھے۔ ایک ہی ملک تھا۔ لیکن یہ کب سے دو ہوئے۔ اور وہاں کی عیسائی امارتوں کا سلسلہ کب سے کب تک چلا۔ اس کی کوئی تفصیل کسی بھی مضمون میں موجود نہیں۔ ڈاکٹر محمد خالد مسعود کا مقالہ "اسپین میں اسلام کی سرگذشت" خاصہ کی چیز ہے، لیکن تشنہ ہے۔ اندلس کا نقشہ دینا ضروری تھا۔ اسی طرح مسجد قرطبہ کی واگذاری کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حکومت سعودی عرب کی کوششوں سے مسجد قرطبہ واگذار کر دی گئی ہے۔ اور وہاں ایک اسلامی سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے، جنوبی فرانس پر بھی عربوں نے حملے کئے تھے۔ ان کی تفصیل الگ ہونی چاہیئے تھی، علامہ شکیب ارسلان

(باقی صـ ۳۶ پر)